رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

59

تار کا پتہ - الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۲۱ رجب ۱۳۵۴ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۹۵

اچھوت اقوام کے تبدیلی مذہب کے ارادہ پر ہندوؤں کا شور و شر

کئی کروڑ کی تعداد رکھنے والے اچھوتوں کی طرف سے یہ اعلان ہو۔ کہ وہ آئندہ کے لئے ہندوؤں کے ساتھ وابستہ نہیں رہ سکتے۔ اور نہ ہندو دھرم کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھ سکتے ہیں۔ اور تمام ہندوؤں میں کہرام نہ مچ جائے۔ ممکن نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اچھوت اقوام کے لیڈر ڈاکٹر امبیدکار کے اس اعلان پر جس کا ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ گاندھی جی سے لے کر عام ہندو تک۔ اور تمام ہندو پریس تلملا اٹھا ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ کسی طرف سے بھی ان شکایات کو دور کرنے پر آمادگی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ جن کی بنا پر اچھوت اقوام ہندوؤں سے بالکل علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہو رہی ہیں۔ سب سے زیادہ زور تو اچھوتوں کو دھمکانے۔ اور خوف زدہ کرنے پر صرف کیا گیا ہے۔ اور کہدیا گیا ہے۔ اگر انہوں نے کوئی اور مذہب اختیار کیا۔ تو ہندو پہلے سے بھی زیادہ ان کے ساتھ ناروا سلوک کریں گے۔ اور انہیں موجودہ مصائب سے زیادہ مشکلات میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ چنانچہ گاندھی جی ایسے ذمہ دار ہندو نے جو بیان شائع کیا ہے۔ اس میں بھی انہوں نے لکھا ہے

کہ" ڈاکٹر امبیدکار۔ اور ان لوگوں کا جنہوں نے مذہب تبدیل کرنے کے متعلق ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ مذہب تبدیل کر لینے سے وہ مقصد پورا نہ ہو سکے گا۔ جو ان کے پیش نظر ہے" گویا ہندوؤں کے مظالم سے اچھوت کسی صورت میں بھی مخلصی حاصل نہیں کر سکیں گے۔

اس تہدید کے علاوہ ڈاکٹر امبیدکار کے خلاف اچھوت اقوام میں بغاوت پھیلانے کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ ذاتی وقار اور ذاتی مفاد کی خاطر اچھوتوں کو ہندو دھرم سے علیحدہ ہو جانے کی پٹی پڑھا رہے ہیں۔

اچھوتوں کی تسلی کے لئے بڑی سے بڑی بات جو کہی گئی ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ بعض لوگ اس ناواجب سلوک کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ جو اچھوت اقوام کے ساتھ ہندو صدیوں سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور انہیں امید ہے۔ کہ کوئی وقت آئے گا۔ جب ہندو اچھوتوں کو انسان سمجھنے لگ جائیں گے۔ لیکن ظاہر ہے۔ ان میں سے کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں۔ جو اچھوتوں کو مرعوب یا مطمئن کر کے ان کے ارادہ میں تبدیلی پیدا کر سکے۔ یہ تو درست ہے۔ کہ اچھوت کوئی اور مذہب اختیار کرنے کی صورت میں ہندوؤں کی آنکھ کے لئے کانٹا بن جائیں گے۔ اور وہ انہیں نقصان پہنچانے کی انتہائی کوشش کریں گے مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس ذلت و رسوائی میں کوئی کسر باقی ہے۔ جو اچھوتوں کو ہندوؤں کی طرف سے اب حاصل ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک ناپاک سے ناپاک اور غلیظ سے غلیظ حیوان ہزار درجہ بہتر ہے۔ بہ نسبت اس انسان کے جسے انہوں نے اچھوت قرار دے دیا۔ اس سے بڑھ کر ذلت کا اور کونسا درجہ ہے۔ جو اچھوتوں کو ہندو دے سکیں گے لیکن ایسی حالت میں جبکہ اچھوت اقوام اسلام میں داخل ہو جائیں۔ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ ممکن نہیں۔ ہندو ان کے ساتھ سابقہ سلوک ہی جاری رکھ سکیں کجا یہ کہ پہلے سے زیادہ تکلیف پہنچا سکیں۔ کیونکہ اگر ہندوؤں نے ان لوگوں کو نشانہ ظلم و ستم بنانا چاہا۔ تو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی ہمدردی ان کے ساتھ ہو گی۔ اور مسلمان ان کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔

رہی یہ بات کہ اچھوت اقوام میں ان کے لیڈر ڈاکٹر امبیدکار کے خلاف اشتعال پیدا کیا جائے گا۔ یہ ایک قابل توجہ امر ہے۔ کیونکہ ہندوؤں ایسی مالدار اور ہوشیار قوم مفلوک الحال اور ستم رسیدہ اچھوت پر اس راہ سے قبضہ حاصل کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور اس خطرہ کا انسداد اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکار جلد سے جلد فیصلہ کن نتیجہ کا اعلان کر دیں۔ تا کہ فتنہ پردازوں کو رخنہ اندازی کا زیادہ موقعہ نہ مل سکے۔ اور تبدیلی مذہب کے نتیجہ میں جس بہترین سلوک کا تجربہ انہیں حاصل ہو۔ وہ بھی ان کی قوم میں سے پیچھے رہنے والے لوگوں کے لئے ترغیب و تحریص کا موجب بن سکے۔

چونکہ ڈاکٹر امبیدکار نے گاندھی جی کے بیان کے جواب میں بالفاظ واضح اعلان کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک عرصہ کے غور و خوض کے بعد اور ہندو دھرم کا گہرا مطالعہ کر کے مذہب تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے انہیں صرف اتنی سی بات قطعاً تسلی نہیں دے سکتی۔ کہ کوئی وقت ایسا بھی آ سکتا ہے۔ جبکہ ہندو اچھوت اقوام کو اپنے جیسا انسان سمجھنے لگ جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے " یہ امر مسلمہ ہے کہ ہندو مذہب ہمارے دکھوں کا علاج نہیں۔ ہندو مذہب کی اساس ہی عدم مساوات پر ہے۔ اور اس کے پیرو ہوتے ہوئے اچھوت انسانیت کے درجہ پر کبھی بھی نہیں پہنچ سکتے"

پس معاملہ بالکل صاف ہے۔ اور ڈاکٹر امبیدکار کی جرأت قابل داد۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کو صحیح ذرائع میسر آ سکے۔ تو وہ اپنا مقصد حاصل کر لیں گے۔ اور صحیح ذرائع مہیا کرنا مسلمانوں کا فرض ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنیوالے احراری کے مقدمہ کی سماعت

مزید گواہان صفائی کی شہادتیں

(مرتبہ رپورٹر الفضل)

گورداسپور ۱۸ اکتوبر۔ حنیفا پسر جوہر کھر کے خلاف حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے کی وجہ سے پولیس نے جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ اس کی سماعت آج پھر ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے رائے صاحب کندن لال صاحب کورٹ انسپکٹر اور ملزم کی طرف سے شریف حسین صاحب وکیل تھے۔ ملزم کی حفاظت کے لئے ایک پولیس کانسٹیبل بدستور اس کے ساتھ تھا۔ آج پانچ گواہان صفائی کی شہادتیں ہوئیں۔ جن کے بیانات درج ذیل ہیں:۔

بیان سردار خوشحال سنگھ صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر

روزنامچہ میں نے دیکھ لیا ہے۔ ۸ جولائی کو رپورٹ ۲۲ میاں صاحب کی ہے۔ اس کے بعد نمبر ۲۴ میرا نوٹ ہے۔ یہ روزنامچہ کی کاربن کاپی ہے۔ اس روزنامچہ کی پہلی کاپی تھانہ میں ہے۔ جب مجسٹریٹ صاحب اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس وہاں پہونچے۔ اس وقت میں چونکہ قصبہ میں ڈیوٹی پر تھا۔ اس لئے ان کا ذکر نہیں کیا۔ نمبر ۲۳ وہ انفارمیشن ہے جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو بھیجی گئی تھی۔

بیان بابو رشید احمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر قادیان

میں رجسٹری خطوط کی رسید بک لایا ہوں ۲۷ جون سے یکم جولائی تک مجھے کسی خط کی رسید نہیں ملی۔ جو D.S.P. بٹالہ کو بھیجی گئی ہو۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان تاریخوں کو کوئی رجسٹرڈ چٹھی نہیں بھیجی گئی۔ (یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے۔ کہ سب پوسٹ ماسٹر صاحب اپنی عینک چونکہ گھر بھول گئے تھے۔ اس لئے خود رسید بک نہ دیکھ سکے۔ وکلاء نے تلاش کرنے کی کوشش کی۔ مگر ان کو کوئی رسید نہ ملی)

بیان مستری محمد عبد اللہ پسر احمد اللہ کشمیری کٹڑہ امرت سر

میں ملزم کو جانتا ہوں۔ یہ میرا ملازم رہا ہے بس سروس میں سواریاں لادا کرتا تھا۔ یعنی ہاکر تھا۔ یہ واقعہ سوا یا ساڑھے تین ماہ کا ہے۔ پندرہ سولہ روز میرے پاس رہا۔ ہال بازار مارکیٹ کے اڈہ پر کام کرتا تھا۔

بجواب کورٹ انسپکٹر کہا۔ میں تاریخ نہیں بتا سکتا۔ کہ کب اس نے کام شروع کیا۔ اور کب تک رہا۔

بیان عبد الحمید پسر حافظ شمس الدین امرت سر

میں پونے دو ماہ سے نشاط بس سروس میں کام کرتا ہوں۔ پہلے پبلک بس سروس میں تھا۔ میں ملزم کو جانتا ہوں۔ یہ میرے پاس بطور ہاکر کام کرتا تھا۔ کوئی ساڑھے تین ماہ ہوئے۔ یہ میرے پاس یکم یا دو جولائی کو آیا۔ اور تیرہ چودہ روز کام کرتا رہا۔

بجواب کورٹ انسپکٹر صاحب کہا۔ نشاط بس سروس ایک لمیٹڈ فرم کے زیر اہتمام ہے۔ ماسٹر سنت سنگھ صاحب اس کے مینیجنگ ڈائرکٹر ہیں۔ ملزم کسی فرد کا ملازم نہیں تھا میں اسے روزانہ اجرت دیا کرتا تھا۔ اس کا ذکر کسی اکاؤنٹ بک میں نہیں کیا گیا۔ عام اخراجات میں ڈال دیا گیا تھا۔ ہاکر کبھی بیس سے دو سے کم اور چار سے زیادہ نہیں رکھے۔ میں اس سروس میں چار ماہ تک کام کرتا رہا ہوں۔ اس لائن میں قریباً ۹ ماہ سے کام کرتا ہوں۔ ہاکروں کے تقرر یا علیحدگی یا تنخواہ وغیرہ کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا اس لئے میں ان کے تقرر یا کارکردگی کے عرصہ کے متعلق ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتا جب یہ میرے پاس آیا۔ میں اسے نہ جانتا تھا۔ اور میرے پاس سے چلے جانے کے بعد پھر کبھی نہیں آیا۔ اسے مزدوری میں دیا کرتا تھا نہ کہ مالک۔

بیان عبد الحمید پسر خواجہ محمد اسمٰعیل امرت سر

میں ملزم کو جانتا ہوں۔ ساڑھے تین ماہ ہوئے۔ یہ پبلک بس سروس میں ہاکر تھا۔ میں اس سروس کا مینیجنگ ڈائرکٹر ہوں غالباً یہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں آیا تھا۔ کوئی دس بارہ روز ہمارے پاس رہا تھا۔

بجواب کورٹ انسپکٹر صاحب کہا۔ مجھے ٹھیک تاریخ یاد نہیں۔ یہ ملزم میرے پاس شہید گنج مسجد کے انہدام سے چار پانچ روز پہلے آیا۔ اور ۹۔۱۰ جولائی کو چلا گیا۔ میں مینیجر نہیں ہوں۔ اس لئے نہیں جانتا۔ کہ اس کی کیا مزدوری تھی۔ یہ کتنے دن رہا۔ اور کیا اجرت لی۔ میں تمام دن پبلک بس سروس کے اڈہ پر کام نہیں کرتا۔ ہاکر مینیجر مقرر کرتا ہے۔ اور میری منظوری لے لیتا ہے۔ میں نہیں بتا سکتا۔ کہ اس زمانہ میں جو مینیجر تھا۔ وہ کب ملازم ہوا۔ اور کب علیحدہ ہوا۔ ہاکروں کی اجرت عام اخراجات میں ڈالی جاتی ہے

آئندہ سماعت کے لئے ۲۲ اکتوبر کی تاریخ مقرر ہوئی۔

الفضل کا خاتم النبیین نمبر

ارادہ ہے کہ امسال بھی الفضل کا خاتم النبیین نمبر شائع کیا جائے۔ اس کے لئے اہل قلم اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ مقررہ عنوانات پر مضامین لکھ کر ارسال فرمائیں۔ اگر احباب نے توجہ فرمائی۔ تو انشاء اللہ الفضل اپنا خاص نمبر شائع کر سکیگا۔

جناب منشی فیاض علی صاحب کا افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت مخلص اور پرانے صحابی جناب منشی فیاض علی صاحب متوطن سرو ضلع میرٹھ تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں مورخہ ۱۶ اکتوبر بوقت ۹ بجے شام دہلی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات سے چند گھنٹے قبل جب آپ سے حالت دریافت کی گئی۔ تو فرمایا طبیعت اچھی ہے مگر موت کا پیام آچکا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جمعہ کے بعد میرا جنازہ پڑھائیں گے۔ مرحوم رؤیا صالحہ اور کشوف سے مشرف تھے۔ اور ان کا نام ۳۱۳ صحابہ میں تھا۔ آج جمعہ کی نماز کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نعش کو کندھا دیا۔ مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ اس بابرکت وجود سے محروم ہو جانے پر ہم ان کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

حسب معمول سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے اس دفعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ۲۴ نومبر بروز آتوار مقرر کی ہے اور حسب ذیل مضامین رکھے ہیں جن پر لیکچر دیئے جائیں گے:

۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں

۲۔ یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تاکید

ابھی سے احباب کو ان مضامین کے متعلق تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان نشان

فتنۂ احرار کے متعلق کھلے الفاظ میں پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ حصۂ پنجم صفحہ ۹۰ میں فرماتے ہیں:-

"اس وحیٔ الٰہی کی رُو سے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں۔ اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے مگر ان کے لئے جو فراست رکھتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ذوالقرنین وُہ ہوتا ہے۔ جو دو صدیوں کو پانے والا ہو۔ اور میری نسبت یہ عجیب بات ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگوں نے جس قدر اپنے اپنے طور پر صدیوں کی تقسیم کر رکھی ہے۔ ان تمام تقسیموں کے لحاظ سے جب دیکھا جائے۔ تو ظاہر ہو گا کہ میں نے ہر ایک قوم کی دو صدیوں کو پا لیا ہے۔ میری عمر اس وقت تخمیناً ۷۰ سال ہے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ اس حساب سے جیسا کہ میں نے دو ہجری صدیوں کو پا لیا ہے۔ اور ایسا ہی دو عیسائی صدیوں کو بھی پا لیا ہے۔ اور ایسا ہی دو ہندی صدیوں کو بھی جن کا سن بکرماجیت سے شروع ہوتا ہے۔ اور میں نے جہاں تک ممکن تھا۔ قدیم زمانہ کے تمام ممالک مشرقی اور غربی کی مقرر شدہ صدیوں کا ملاحظہ کیا ہے۔ کوئی قوم ایسی نہیں جس کی مقرر کردہ صدیوں میں سے دو صدیاں میں نے نہ پائی ہوں۔ اور بعض احادیث میں بھی آچکا ہے۔ کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے۔ کہ وُہ ذوالقرنین ہو گا۔ غرض بموجب نص وحی الٰہی کے میں ذوالقرنین ہوں۔ اور جو کچھ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف کی ان آیتوں کی نسبت جو سورۂ کہف میں ذوالقرنین کے قصے کے بارے میں ہیں میرے پر پیشگوئی کے رنگ میں معنے کھولے ہیں۔ میں ذیل میں ان کو بیان کرتا ہوں۔ مگر یاد رہے۔ کہ پہلے معنوں سے انکار نہیں ہے۔ وُہ گزشتہ سے متعلق ہیں۔ اور یہ آئندہ کے متعلق۔ اور قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے۔ اور ذوالقرنین کا قصہ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے۔"

اس تشریح کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذوالقرنین کے متعلق قرآن کریم کی آیات کو اپنے زمانہ پر منطبق کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ثم اتبع سببا۔ حتیٰ اذا بلغ بین السدین وجد من دونهما قوما لا یکادون یفقهون قولا۔ قالوا یٰذا القرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض فهل نجعل لک خرجا علیٰ ان تجعل بیننا وبینهم سدا۔ قال ما مکنی فیه ربی خیر فاعینونی بقوة اجعل بینکم وبینهم ردما۔ اٰتونی زبر الحدید۔ حتیٰ اذا ساویٰ بین الصدفین قال انفخوا حتیٰ اذا جعله نارا۔ قال اٰتونی افرغ علیه قطرا۔ فما اسطاعوا ان یظهروه وما استطاعوا له نقبا۔ قال هٰذا رحمة من ربی فاذا جاء وعد ربی جعله دکاء وکان وعد ربی حقا وترکنا بعضهم یومئذ یموج فی بعض ونفخ فی الصور فجمعنٰهم جمعا۔ وعرضنا جهنم یومئذ للکٰفرین عرضا الذین کانت اعینهم فی غطاء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعا افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء۔ انا اعتدنا جهنم للکٰفرین نزلا۔ پھر ذوالقرنین یعنی مسیح موعود ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا اور جب وُہ ایک ایسے موقعہ پر پہونچے گا۔ یعنی جب وُہ ایک ایسا نازک زمانہ پائے گا۔ جس کو بین السدین کہنا چاہیئے۔ یعنی دو پہاڑوں کے بیچ

مطلب یہ کہ ایسا وقت پائے گا جبکہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑے ہوں گے۔ اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر خوف ناک نظارہ دکھائے گی۔ تو ان دونوں طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائے گا۔ جو اس کی بات کو مشکل سے سمجھیں گے یعنی غلط خیالات میں مُبتلا ہونگے اور بباعث غلط عقائد مشکل سے اس کی ہدایت کو سمجھیں گے جو

وُہ پیش کرے گا۔ لیکن آخر کار سمجھ لیں گے۔ اور ہدایت پالیں گے۔ اور یہ تیسری قوم ہے۔ جو مسیح موعود کی ہدایت سے فیض یاب ہوں گے۔ تب وہ اس کو کہیں گے۔ کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے۔ پس اگر آپ کی مرضی ہو۔ تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں۔ تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنا دیں وُہ جواب میں کہے گا۔ کہ جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے۔ وُہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے۔ ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہو تو اپنی طاقت کے موافق کرو۔ تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دُوں۔ یعنی ایسے طور پر ان پر حجت پوری کروں۔ کہ وُہ کوئی طعن و تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کر سکیں۔ لوہے کی سلیں مجھے لا دو تا آمد و رفت کی راہوں کو **بند کیا جائے۔ یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم کرو اور پوری استقامت اختیار کرو۔"**

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۳-۹۴)

مندرجہ بالا سطُور کو اگر ذرا غور و فکر کی نظر سے دیکھا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان میں چار پیش گوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو آج سے تقریباً ۳۰ سال پہلے خدا تعالےٰ نے آپ کو القا کیں۔ اور آج لفظاً پوری ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر صداقت ثبت کر رہی ہیں۔

سب سے پہلی پیش گوئی یہ ہے۔ کہ حضور نے فرمایا۔ میری جماعت پر ایک ایسا نازک وقت آئیگا جبکہ سخت مخالفت کی آگ بھڑک اُٹھیگی۔ اور ایک ایسی پارٹی جو ہدایت سے دُور ہو گی۔ اور ضلالت کے گڑھے میں پڑی ہو گی۔ حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر یعنی حکومت کی امداد لے کر خوفناک نظارے دکھائیگی۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ فتنۂ احرار کے متعلق صریح الفاظ میں پیشگوئی ہے۔ آج سے پہلے کبھی ایسا موقعہ نہیں آیا۔ کہ کسی پارٹی نے حکومت کی حمایت حاصل کر کے جماعت احمدیہ کی اس شدت کے ساتھ اندھا دُھند مخالفت کی ہو۔ جس قدر احرار نے کی اور آج سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اشد ترین مخالف بھی اقرار کر رہے ہیں۔ کہ احرار حکومت کی آڑ لے کر جماعت احمدیہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور حکومت کے بعض ارکان کی امداد انہیں حاصل ہے۔ یہ ایسی غیر مشتبہ اور واضح بات ہے۔ کہ احرار کو خود بھی اس کا اعتراف ہے۔ چنانچہ احرار کے "امیر شریعت" عطاء اللہ صاحب پر جو مقدمہ اس بنا پر چلایا گیا۔ کہ اس نے جماعت احمدیہ کے خلاف سخت دل آزار اور منافرت انگیز تقریر کی۔ اس کا فیصلہ سشن جج گورداسپور نے ایسے رنگ میں کیا کہ گویا مقدمہ جماعت احمدیہ کے خلاف دائر کیا گیا تھا اور یہ بات فیصلہ کے بعد کھلم کھلا احرار نے کہی حتیٰ کہ انہوں نے اپنے ترجمان "مجاہد" میں لکھدیا کہ "در کشمیر تحریک کے قریبی اوقات میں مرزا بشیر الدین کے دماغ میں کچھ ذرا سا بگاڑ پیدا ہو گیا تھا۔ اور حکام صرف یہ چاہتے تھے۔ کہ اگر اس جماعت کے منہ پر بھی ذرا ہلکی سی چپت لگ جائے۔ تو نامناسب نہ ہوگا میری اطلاع ہے۔ کہ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کی بدولت یہ ہلکی سی چپت قادیانی جماعت کے منہ پر لگ چکی ہے۔"

یہ بیان بالکل واضح ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ احرار خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حکومت نے ان کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے چپت لگائی۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی ایک بار پوری ہوگئی۔ کہ ضلالت کی طاقت احرار نے حکومت کے ساتھ ملکر جماعت احمدیہ کے خلاف خوفناک نظارے دکھانے کے لئے پورا زور صرف کیا۔

دوسری پیشگوئی یہ ہے۔ کہ ذوالقرنین ان دونوں طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائیگا جو اس کی بات کو مشکل سے سمجھیں گے۔ یعنی وہ اپنی تبلیغی توجہ کو ایک ایسی جماعت کی طرف پھیر دیگا۔ جو ان دونوں طاقتوں کے ماتحت ہوگی۔ لفظ ماتحت میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ قوم جس کی طرف ذوالقرنین توجہ کرے گا۔ کسی نہ کسی صورت میں ان دونوں طاقتوں ضلالت کی طاقت (یعنی احرار) اور حکومت کے ماتحت ہوگی۔ یعنی ان کے زیر اثر ہوگی۔ اب ظاہر ہے۔ کہ عام مسلمان جن کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پیش کی جا رہی ہے۔ ایک طرف تو بلحاظ رعایا ہونے کے حکومت کے ماتحت ہیں۔ اور دوسری طرف ضلالت کی طاقت یعنی احرار کی فتنہ انگیزیوں اور شرارتوں سے ایسے مرعوب ہو چکے تھے۔ کہ باوجود ان کے متعلق سخت نفرت کے جذبات رکھنے کے ایک لفظ بھی ان کے خلاف نہ کہہ سکتے تھے۔

تیسری پیشگوئی یہ ہے کہ جب ذوالقرنین کی جماعت پر ایسا نازک وقت آئے گا۔ کہ ہر طرف سے مخالفت کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے۔ اور ضلالت کی طاقت (فتنہ احرار) مختلف ذرائع سے اس کی جماعت کو مصائب میں ڈالنا چاہے گی۔ اور اس کی تبلیغ میں روڑے اٹکانے کی انتہائی کوشش کرے گی۔ تو ایسے وقت میں جماعت یہ خیال کرکے کہ اس فتنہ کو مالی قربانی سے دور کیا جا سکتا ہے۔ کہیگی۔ کہ "اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے۔ اگر آپ کی مرضی ہو۔ تو ہم آپ کو چندہ جمع کردیں۔ تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنا دیں۔ یعنی آپ ہمارے اموال کے ذریعہ ایسے ذرائع اختیار کریں۔ جن سے یہ فتنہ دور ہو سکے۔ ذوالقرنین جواب میں کہے گا۔ "جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے۔ وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے۔ ہاں اگر تم نے مدد کرنی ہو۔ تو اپنی طاقت کے موافق کرو۔ تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دوں"۔ آگے اس کی تشریح فرما دی۔ کہ "اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم کرو۔ اور استقامت اختیار کرو۔ اور اس طرح خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ ایسے نازک حالات میں ایسی تحریک کی جائے گی۔ جس میں شمولیت اختیاری ہوگی۔ اور اس تحریک کی غرض یہ ہوگی۔ کہ دنیا پر اتمام حجت کی جائے۔ سو تحریک جدید عین اس وقت میں جاری کی گئی۔ اور اس میں جتنی سکیمیں ہیں۔ سب اختیاری ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ہی ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے یہ آواز آئی۔

"یہ مت سمجھو کہ تم نے تحریک جدید میں چندہ دے دیا۔ اور کام ختم کر لیا۔ یہ چندہ کوئی چیز نہیں۔ روپے پیسے سے خریدے گئے ہوئے غلام ہوتے ہیں۔ تم حقیقی احمدی پیدا نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنے آپ کو تبلیغ دین کے لئے پیش نہ کرو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو لے کر باہر نہ نکل جاؤ" (خطبہ جمعہ)

چوتھی پیشگوئی یہ ہے۔ کہ فرمایا "پھر سلوں میں آگ پھونکو جب تک وہ خود آگ بن جائیں یعنی محبت الٰہی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ۔ کہ خود الٰہی رنگ اختیار کرو"۔ ان الفاظ میں صاف اشارہ ہے۔ کہ ذوالقرنین اس فتنہ کے دفعیہ کے لئے ایک اور حربہ اختیار کرے گا۔ جو بہت محکم اور پکا ہوگا۔ یعنی جماعت کو آواز دے گا کہ اے میری جماعت اگر تم چاہتے ہو۔ کہ اس فتنہ کو دور کرو۔ تو خدائی محبت اپنے اندر پیدا کرو۔ دعاؤں میں لگ جاؤ۔ روزے رکھو۔ تہجد پڑھو۔ اور اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم کی دعائیں کرو۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان سب باتوں پر عمل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور جماعت نے عمل کیا۔ ہر پیر کو روزے رکھے۔ تہجدیں پڑھیں۔ خدا کی تسبیح کو

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

یکم اکتوبر تا ۱۵ اکتوبر ۳۵ء کی مختصر رپورٹ

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

تبلیغ احمدیت کا کام حسب سابق بذریعہ مجاہدین تین مستقل مرکزوں میں جاری ہے ایام زیر رپورٹ میں ۲۵ مجاہدین نے اپنے اپنے مستقل مرکزوں میں کام کیا۔ اور باقاعدہ ہفتہ واری رپورٹیں دفتر ہذا میں روانہ کرتے رہے۔ ۱۹ مجاہدین نے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں متفرق طور پر تبلیغ کی۔ اور دفتر تحریک جدید میں اپنی رپورٹیں روانہ کیں۔

تبلیغی ٹریکٹ

ٹریکٹ زلزلہ کوئٹہ بزبان تامل کی بابت
Mr O. Abdul Majid sahib Ahmadi Editor "Dhootan" 4 Street Slave Island Colombo (Cylon)
سے خط و کتابت کرکے احباب یہ ٹریکٹ حسب ضرورت طلب فرما سکتے ہیں۔ یہ ٹریکٹ ملیالم زبان میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ احباب مولوی عبداللہ صاحب احمدی مولوی فاضل C/O N. Hamid Esqr P. O. Cannanore Malabar سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ذی ثروت احباب دونوں ٹریکٹوں میں سے ہر ایک ٹریکٹ بحساب ۱ پائی فی ٹریکٹ قیمتاً خرید سکتے ہیں۔ مگر دیگر احباب صرف محصولڈاک روانہ کرکے یہ ٹریکٹ مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

دینی تعلیم کی درسگاہیں

مستقل وقف کنندگان زندگی درسگاہوں میں مفت دینی تعلیم دینے میں مصروف ہیں دینی تعلیم سے فائدہ اٹھانے والے لوگ حسب استعداد فیض حاصل کر رہے ہیں۔ دائرہ عمل وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

تبلیغ بیرون ہند

وقف کنندگان زندگی میں سے فی الحال پانچ مبلغین کے ذریعہ بیرونی ممالک میں تبلیغ کا کام باحسن وجوہ عمل پذیر ہو رہا ہے۔ ان کی رپورٹوں کے مناسب اقتباسات درج اخبار الفضل ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ وقف کنندگان زندگی بیرونی ممالک میں جانے والوں سے فی الحال بارہ مبلغین سردست جلد از جلد اپنے تعلیمی کورس کو ختم کرنے میں ہمہ تن منہمک ہیں۔ اور اپنی ڈائری مطالعہ کتب کی دفتر ہذا میں باقاعدہ روانہ کرتے ہیں۔

تبلیغی سروے

عرصہ زیر رپورٹ میں پانچویں ضلع کی چوتھی تحصیل کی سروے پایۂ تکمیل کو پہونچ چکی ہے۔ اور پانچویں تحصیل میں کام شروع ہو چکا ہے۔ اس تحصیل کی تکمیل پر پانچواں ضلع مکمل طور پر سروے ہو جائیگا جس سے معلومات میں انشاءاللہ معتدبہ اضافہ ہوگا۔ اور تبلیغی کاموں میں آسانیاں۔

بورڈنگ تحریک جدید

ایک سپرنٹنڈنٹ اور ایک ٹیوٹر کے ذریعہ طلباء کی تربیت اور نگرانی بدستور جاری ہے۔ ہر ممکن قدم اصلاح کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ طلباء اطمینان سے اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہیں۔ طلباء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے درس قرآن مجید میں بعد نماز عصر باقاعدہ طور پر شامل ہوتے ہیں۔ تعداد بورڈران اس وقت ۴۲ تک پہونچ چکی ہے۔ اللھم زد فزد۔ دیگر احباب بھی اپنے اپنے بچوں کو تحریک جدید کے ماتحت داخل کرنے کے بارہ میں خط و کتابت کرتے رہتے ہیں۔ جس سے تعداد میں اضافہ کی امید یقینی ہے۔ طلباء عشاء کی نماز کے بعد سے رات کے دس بجے تک اور صبح سات بجے سے ۹ بجے دن تک مطالعہ میں مشغول رہتے ہیں۔

پروپیگنڈا

پروپیگنڈا کا کام دو انگریزی ایک اردو اور ایک سندھی اخبار کے ذریعہ حسب سابق جاری ہے۔ ان اخبارات کی مانگ اندرون ہند و بیرون ہند برابر جاری ہے جس سے لوگوں کی گونہ دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔

خط و کتابت

اس عرصہ میں کل ۲۲۲ خطوط لکھے گئے۔ جن میں ۱۱۷ لوکل خطوط شامل ہیں۔ دفتر ہذا میں براہ راست

سرگودہ میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام مذہبی کانفرنس

جماعت ہائے احمدیہ ضلع شاہ پور کی مرکزی انجمن احمدیہ سرگودہا کے تبلیغی جلسہ منعقدہ ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء کے موقع پر ۱۳ اکتوبر کی شب کو ایک مذہبی کانفرنس منعقد کی گئی اور "کامل انسان بننے کے لئے ہر مذہب کیا راہ نمائی کرتا ہے" کے عنوان پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے اہل سنت والجماعت - آریہ سماج - سناتن دہرم - سکھ شیعہ اور عیسائی صاحبان کو کافی وقت پہلے دعوت دی گئی۔ سکھ اصحاب آریہ سماج اور سناتن دہرم کی طرف سے کانفرنس سے پہلے دعوت کو قبول کرنے کی اطلاعات موصول ہوگئی تھیں۔ شیعہ صاحبان کی طرف سے دعوت کی منظوری کا جواب عین کانفرنس کے شروع میں موصول ہوا۔ عیسائیوں نے کانفرنس کے انعقاد تک بالکل سکوت اختیار کئے رکھا۔ اور کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ بلکہ ٹالنے کی کوشش کرتے رہے۔ اور عین اس وقت جب کہ پلیٹ فارم پر مضمون شروع ہو چکے تھے۔ پادری صاحبان بغلوں میں کتابیں دبائے آ دھمکے۔ مگر اس وقت بھی ہمارے دریافت کرنے پر کوئی جواب اثبات یا نفی میں نہ دیا۔ چونکہ پروگرام میں ہم نے ان کا نام درج کیا ہوا تھا۔ اس واسطے ان کو صدر صاحب نے مضمون پڑھنے کے لئے بلایا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اہل سنت کی طرف سے عجیب مضحکہ خیز ڈراما عمل میں آیا۔ ہماری دعوت کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ چونکہ آپ کے اور ہمارے درمیان موضوع تقریر میں اختلاف ہے۔ اس واسطے ہم شامل نہیں ہو سکتے۔ ان کو بہتیرا سمجھایا گیا۔ کہ مشترکہ پلیٹ فارم پر اپنے اپنے عقائد کی خوبیاں مضمون مخصوص کے دائرہ میں بیان کی جاتی ہیں۔ کوئی اختلافات کا سوال نہیں ساتھ ہی ان کو غیرت بھی دلائی گئی مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ کانفرنس جلسہ گاہ میں ہی منعقد کی گئی اور سامعین کے بیٹھنے کے لئے کافی انتظام کیا گیا۔ ہم نے اپنے اندازہ کے مطابق فرش کو کافی سمجھا مگر آٹھ بجے سے لوگ جوق در جوق آنے لگے اور تھوڑی دیر کے بعد تمام جگہ پُر ہو گئی۔ اس پر ہم نے اپنی جماعت کے لوگوں کو مہمانوں کے لئے جگہ خالی کر دینے کو کہا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ جگہ بھی پر ہو گئی آخر مسجد کی تمام چٹائیاں منگوالی گئیں۔ مگر وہ بھی ناکافی ثابت ہوئیں۔ بینچ بھی تھے۔ کرسیاں بھی کافی تعداد میں تھیں۔ مگر پھر بھی بہت سے آدمیوں کو کھڑا رہنا پڑا۔ سکھ - آریہ - سناتن دہرمی عیسائی - اہل سنت والجماعت اور شیعہ صاحبان کثرت سے آئے۔ معززین شہر - اعلیٰ حکام مجسٹریٹ - وکلا - میونسپل کمشنر - غرضیکہ ہر طبقہ کے لوگ شامل کانفرنس ہوئے۔ دو ہزار کے قریب حاضری تھی۔ آریہ سماج - سناتن دہرم - شیعہ احمدیہ جماعت اور سکھ نمائندگان نے تقریریں کیں۔ غرضیکہ اللہ کے فضل سے کانفرنس نہایت کامیاب ہوئی اور ہماری امیدوں سے بڑھ کر کامیاب ہوئی۔ جہاں تمام حاضرین کانفرنس کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ وہاں احرار پیچ و تاب کھا رہے تھے اور حسد کی آگ میں جل رہے تھے۔ حتیٰ کہ دو مشہور احراری کانفرنس کی رونق نہ دیکھ سکے اور واپس چلے گئے۔ ان کو نہایت عزت کے ساتھ اور عمدہ اخلاق سے بیٹھنے کے لئے عرض کیا گیا۔ مگر وہ نہ مانے۔ ہر ایک مقرر کو ۲۰ منٹ دئے گئے۔ پانچ مقررین تھے اور ۱۰-۳۰ بجے کارروائی ختم ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احقر۔ محمد سعید احمد سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سرگودہا۔

زمین احرار کے قدموں کے نیچے سے نکل گئی

باغبانپورہ میں احرار کی انسانیت سوز حرکات

باغبانپورہ ۱۵ اکتوبر۔ اپنے کھوئے ہوئے وقار کی بحالی کی ہوس میں آج کل احرار قریہ بقریہ گشت لگا رہے ہیں۔ مگر ان کی یہ ہوس پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ اب تمام بڑے بڑے شہروں میں منہ کی کھا کر قصبات میں اڈے قائم کرنے کی فکر میں ہیں اسی سکیم کے ماتحت احرار نے باغبانپورہ کو بھی تاکا۔ احراری ایجنٹ چند روز سے بڑی سرگرمی سے جلسہ کرنے کی تیاری میں مصروف نظر آتے تھے۔ بذریعہ پوسٹر بھی جلسے کا اعلان کیا گیا۔ اور زبانی پروپیگنڈا بھی کئی روز سے جاری تھا۔ بعض چوکوں میں سیاہ بورڈوں پر یہ لکھ کر لٹکایا گیا کہ جلسہ میں میرزائیت کو بے نقاب کیا جائے گا۔ جب کوئی احمدی گذرتا تو سنا سنا کر احراری ایجنٹ کہتے آج میرزائیت کی قلعی کھل کر رہے گی اور مرزائی بالکل کچل دئے جائیں گے۔ مگر تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ۔ ان بیچاروں کو کیا معلوم تھا کہ قلعی کس کی کھلے گی۔ تقریباً ۹ بجے شب کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ حاضرین کی تعداد پانچ چھ سو کے لگ بھگ تھی۔ احراری سورمے تلواروں۔ لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے مسلح ہو کر سٹیج کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ایک صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ تو لوگوں نے دریافت کیا آخر اس جلسہ کی غرض کیا ہے۔ جواب ملا کہ ہم میرزائیت کی قلعی کھولنا چاہتے ہیں۔ اس پر حاضرین نے باواز بلند پکارا۔ ہم ان کو آپ سے بہتر جانتے ہیں۔ اگر کوئی بات کرنی ہے تو مسجد شہید گنج کے متعلق کیجئے۔ احرار نے جواب دیا آپ ہمیں مجبور نہیں کر سکتے ہم جو چاہیں کریں گے اس پر تمام پبلک مشتعل ہو گئی اور لوگوں نے کہا آپ ہمارے چندوں پر گزارہ کرتے ہیں اس لئے ہماری رائے کے مطابق چلنا ہوگا۔ کسی نے پکار کر کہا۔ اگر شرافت باقی ہے تو امیر ملت کے ماتحت کام کرو۔ یہ سن کر احراری تہذیب کے مالکوں نے امیر ملت کو بھی بے نقط سنانا شروع کر دیں۔ اس پر امیر ملت زندہ باد - مولانا ظفر علی زندہ باد مجلس اتحاد ملت زندہ باد کے نعرے اس زور سے بلند ہونے شروع ہو گئے کہ پندرہ بیس منٹ تک کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ اس کے بعد احراریوں نے سٹیج پر چڑھ کر کہنا شروع کر دیا۔ کہ یہ سب شور مچانے والے میرزائی ہیں۔ پکڑ لو۔ جانے نہ پائیں۔ مسلمانو تمہاری غیرت کو کیا ہو گیا۔ اس کے جواب میں لوگوں نے کہا تم جھوٹ بکتے ہو ہم ہرگز مرزائی نہیں۔ اور احرار مردہ باد کے نعرے پھر شروع ہو گئے۔ اس کے بعد لوگوں میں جوش بہت پیدا ہو گیا۔ آخر جب احرار نے جلسہ کرنے کی کوئی صورت نہ دیکھی تو جو لوگ لڑائی کرنے کے لئے کرایہ پر منگوائے ہوئے تھے انہیں اشارہ کر دیا۔ اور وہ شرفا پر ٹوٹ پڑے۔ اس حملہ میں لاٹھیوں۔ کلہاڑیوں۔ مکوں اور گالیوں کا آزادانہ استعمال ہوا۔ بعض آدمیوں کے سخت چوٹیں آئیں۔ ایک طالب علم کلہاڑی سے زخمی ہوا۔ بعض کے کپڑے پھٹ گئے۔ اس رات احرار کا جلسہ کیا تھا ابی سینیا کا میدان نظر آتا تھا۔ جہاں گوریلا وار لڑی جا رہی تھی۔ اسی گڑبڑ میں احراری جلسہ ختم کر کے چلتے بنے۔ جلسہ گاہ میں حبیب الرحمٰن۔ مظہر علی۔ افضل حق کہیں نظر نہیں آتے تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ شور دیکھ کر نو دو گیارہ ہو گئے۔ واقعی زمین احرار کے پاؤں تلے سے نکل چکی ہے۔

نامہ نگار از باغبانپورہ

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا؟

جالندھر چھاؤنی

یوم تبلیغ آنے سے پہلے تمام احباب کو تبلیغ کرنے کے لئے ہدایات دی گئیں۔ جن کے مطابق تمام افراد جماعت نے سرگرمی سے تبلیغی فریضہ سرانجام دیا۔ بازار میں غیر احمدی احباب کو تبلیغ کا پیغام پہونچایا گیا۔ کتب فروشوں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ پڑھنے کے لئے دیئے گئے۔ (خاکسار فقیر احمد۔ جالندھر چھاؤنی)

داتا زید کا ضلع سیالکوٹ

۲۹ ستمبر یوم التبلیغ کے موقعہ پر چار وفد مقرر کئے گئے۔ جو مختلف دیہات میں بغرض تبلیغ سارا دن دورہ کرتے رہے۔ سات دیہات میں تبلیغ احمدیت کی گئی۔ اور تقریباً ۲۰۰ افراد کو دعوت حق پہونچائی گئی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اثر نہایت اچھا ہوا تمام لوگوں نے اچھی طرح سے باتیں سنیں۔ صرف ایک جگہ موضع جاترکے میں مخالفت ہوئی۔ مگر باوجود مخالفت کے وفد ان کو تبلیغ کرتا رہا۔ (خاکسار محمد علی باجوہ)

فتح پور ضلع گجرات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے ماتحت ۲۹ ستمبر یوم التبلیغ منایا گیا۔ چھ وفود بنائے گئے اور ان کے لئے مختلف حلقہ ہائے تبلیغ تجویز کئے گئے۔ بعد دعا وفود تبلیغ کو روانہ ہو گئے۔ اور ۱۸ دیہات میں ۱۲۰۰ اشخاص کو پیغام حق پہونچا کر شام کو واپس آئے۔ بعض جگہ لوگوں نے نہایت دلچسپی سے تبلیغ کو سنا۔ اور بعض جگہ سخت کلامی کی گئی۔ لیکن احباب نے اعراض کیا۔ اللہ تعالےٰ اس تبلیغ کے نیک نتائج پیدا کرے (خاکسار مرزا محمد حسین سیکرٹری تبلیغ)

مردان

۱۔ مورخہ ۲۹ کو ہم چھاؤنی بازار میں ہم ایک دوکان پر بیٹھے رہے۔ جو آدمی آتا تھا۔ اسے تبلیغ کر دیتے۔ صبح سے لیکر پانچ بجے شام تک تبلیغ کی۔ اور ۳۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ (خاکسار عبدالرحمٰن و نذیر احمد)

۲۔ ۲۹ ستمبر ریلوے سٹیشن مردان پر گاڑیوں کے مسافروں کو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

(خاکسار محمد افضل و عبدالسلام۔

۳۔ میں یوم التبلیغ کے موقع پر موضع معیار گیا۔ اور وہاں صبح سے شام تک تقریباً تمام مشہور حجروں میں تبلیغ کی۔ اور تقریباً ۶۰ کی تعداد میں مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ (خاکسار محمد الطاف احمدی)

۴۔ مورخہ ۲۹ ستمبر۔ یوم تبلیغ کے موقعہ پر میں بمعہ بھائی گل زمان صاحب کے بازار خواجہ گنج و سکندر کو گئے۔ اور راستہ میں لوگوں کو زبانی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ (خاکسار غلام قادر)

۵۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر ہم موضع گجرات و بختالی گئے۔ سب سے پہلے بنگلہ شیار گراہ میں چند دوستوں کو ٹریکٹ دیئے۔ اور زبانی تبلیغ کی۔ بعدہٗ موضع ترشک کے ایک حجرہ میں ٹریکٹ دیئے گئے موضع کاکی میں بھی بہت سے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ پھر بختالی گئے۔ اس جگہ ایک حجرہ میں چند دوستوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا۔ اور ٹریکٹ دیئے اس کے بعد موضع گجرات کے لوئر مڈل سکول میں اساتذہ کو ٹریکٹ دے کر زبانی تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ بعدہٗ ایک دوست مسمی مجید گل صاحب کے مکان پر گئے۔ اور ان کے ساتھ تبلیغی گفتگو کرتے رہے۔ (خاکساران خلیل الرحمٰن و میاں محمد حسین)

۶۔ میں نے سلیم خان صاحب پسر خانصاحب عبدالرحمٰن خان ایگزیکٹو انجینئر اپر سوات کنال اور ملازمان کو۔ خانصاحب محمد افضل خان اور حاجی حکمت خان وغیرہ ساکن درسرہ اکرام اللہ خانصاحب ماسٹر ریاضی گورنمنٹ ہائی سکول مردان وغیرہ کو تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے اور تبلیغ کی۔ (خاکسار ڈاکٹر نواب علی)

۷۔ مورخہ ۲۹ ستمبر موضع گوجر گڑھی میں تبلیغ کی گئی۔ پہلے میاں صاحب معلم کل گوجر گڑھی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انہیں تبلیغ کی۔ پھر امام مسجد کے سامنے جہاں چند اور اشخاص بھی تھے۔ از روئے قرآن شریف و احادیث صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اس کا اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد ایک اور مقام پر گئے۔ جہاں چند احراری ملا بھی تھے۔ اور ان کے ساتھ قریباً ۲ گھنٹے تک گفتگو ہوئی۔ (خاکسار سید آبان شاہ)

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

۲۹ ستمبر۔ جماعت کے تمام افراد نے صبح کی نماز مسجد احمدیہ میں پڑھی۔ بعد نماز درس ہوا۔ اور درس کے بعد دعا ہوئی۔ اور پھر ۶½ بجے سے لیکر ۲½ بجے تک وفد کی صورت میں تمام شہر کے گلی۔ گلی۔ کوچہ۔ کوچہ میں ہر ایک کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ بعض شرفاء نے ہماری لسی وغیرہ سے تواضع بھی کی۔ اور نہایت سکون سے ہماری باتوں کو سنا اس موقع پر ٹریکٹ نمبر ۲ اور ٹریکٹ ۱۰۹ و ۱۰۹ ٹریکٹ متعلقہ زلزلہ کوئٹہ اور دیگر ٹریکٹ بھی بکثرت تقسیم کئے۔ نیز ٹریکٹ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ پڑھکر سنائے گئے۔ گویا اس دن قریباً دو ہزار انسانوں کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ کسی قسم کا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ (خاکسار قاضی ضیاء اللہ سیکرٹری تبلیغ)

مالیر کوٹلہ

۲۹ ستمبر۔ غیر احمدیوں میں تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ خاتم النبیین کی صحیح تفسیر تقسیم کیا۔ بعض لوگوں نے سفر کر کے بھی تبلیغ حق کی۔ (خاکسار خیر الدین اسسٹنٹ سیکرٹری)

کریام

مورخہ ۲۷ ستمبر احمدیہ جماعت کریام کا ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں تبلیغ کے متعلق تجاویز سوچی گئیں۔ اس کے مطابق ۲۹ ستمبر انفرادی اور اجتماعی طور پر تبلیغ کی گئی۔ بذریعہ وفد ۱۶ ٹریکٹ تقسیم ہوئے۔ اور گیارہ گاؤں میں ۱۱۸ اشخاص کو تبلیغ پہونچائی گئی۔ (خاکسار محمد علی خان سیکرٹری تبلیغ)

پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد

۲۹ ستمبر۔ پیر کوٹ سے چار وفد تبلیغ کے لئے گئے۔ جنہوں نے دن بھر فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ خواتین نے بھی تبلیغ احمدیت میں حصہ لیا۔ (خاکسار محمد عبداللہ)

خریدیال ضلع ہوشیارپور

۲۹ ستمبر۔ ہمارے گاؤں میں مولوی بدرالدین صاحب فیض اللہ چک اور مولوی عبدالحمید صاحب کریانوالہ ضلع گجرات پہونچ گئے تھے۔ ان کے تشریف لانے پر اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت میں بھی ایک نرالا جوش تبلیغ پیدا کر دیا۔ اور ہم ۱۲ بجے دن جبکہ تمام زمینداروں کی فرصت کی امید تھی۔ تین پارٹیاں بن کر دیہات میں برائے تبلیغ گئے۔ خدا کے فضل سے تبلیغ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار عبدالحمید خان نمبردار)

چندہ تحریک جدید

چندہ تحریک جدید کا پہلا سال ۲۲۔ نومبر ۱۹۳۵ء کو ختم ہو گا۔ جن احباب کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ وہ اپنے بقائے ۲۲۔ نومبر ۱۹۳۵ء سے قبل ادا فرمائیں۔

برہما پولیس میں بھرتی ہونیوالوں کیلئے اطلاع

خان بہادر عمر الدین صاحب صوبیدار برہما پولیس میں بھرتی کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ متعدد مقامات پر وہ بھرتی کر چکے ہیں۔ اب جو دوست بھرتی ہونا چاہیں۔ وہ ۲۳ اکتوبر دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور واقعہ آبادی علاقہ گوجر سنگھ میں ٹھیک ۸ بجے صبح پہنچ جائیں۔ یا سیکرٹری صاحب امور عامہ جماعت احمدیہ لاہور سے ملیں۔ وہ ان کو صوبیدار صاحب کے سامنے پیش کر دینگے۔

اب صرف مندرجہ ذیل اسامیاں رہ گئی ہیں۔

(۱) وائرلیس گروپ - ۲ امیدوار

(۲) کلرک - ۲ امیدوار

(۳) اوورسیر - ایک امیدوار

امیدوار انٹرنس پاس ہونا چاہئے۔ قد پانچ فٹ ۷ انچ و ۷ انچ کے درمیان ہو۔ اور چھاتی ۳۳ انچ عمر ۱۸ اور ۲۲ سال کے درمیان۔ اگر قد ۵ فٹ ۷ انچ سے زیادہ ہوگا۔ تو اپنے کرایہ پر جانا پڑیگا۔ اور اگر ۵ فٹ ۷ انچ سے کم ہوگا۔ تو امیدوار نہیں لیا جائے گا۔ اگر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس امیدوار کو پاس کر دینگے۔ تو پھر اس کی ڈاکٹری ملاحظہ ہوگا۔ اور اگر ڈاکٹری ملاحظہ میں بھی امیدوار پاس ہو جائے۔ تو پھر چند یوم سامان وغیرہ کی تیاری کے لئے ملیں گے۔ اور امیدوار کو برہما بھیج دیا جائیگا۔ تعلیمی قابلیت کی نسبت امیدواروں کا امتحان بھی لیا جائیگا جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہونگے۔ (۱) حساب وغیرہ - جمع - تفریق و تقسیم مرکب - کسر اعشاریہ - اربع وغیرہ (۲) الجبرا معمولی (۳) ڈکٹیشن (۴) ریڈنگ انگریزی اور رومن اردو کے کچھ حصے پڑھائے جائینگے

امتحان بالکل آسان ہوتا ہے۔ انٹرنس پاس امیدوار کو اس امتحان کے پاس کرنے میں کوئی خاص دقت نہیں ہوتی۔ جو امیدوار وائرلیس گروپ میں لئے جائینگے۔ ان کو سپاہی کی تنخواہ کے علاوہ وائرلیس الاؤنس ۱۲/۸/۰ روپیہ ملیگا۔ اور راشن وردی سرکاری ہوگی۔ اور عہدہ کے بڑھنے کے ساتھ یہ الاؤنس ۲۸/۸/- تک بڑھتا جائیگا۔

جو امیدوار کلرکی میں لئے جائیں گے ان کو علاوہ تنخواہ سپاہی وغیرہ کے کلرک الاؤنس ۱۰ روپیہ ملیگا۔ جو عہدہ کے ساتھ ساتھ ۴۰ روپیہ تک بڑھتا جائیگا

جو امیدوار اوورسیری کے لئے لیا جائیگا اس کو سپاہی کی تنخواہ کے علاوہ اوورسیر الاؤنس ۱۲ اریومیہ ملے گا۔ جو عہدہ کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ۱/۸ فی یوم تک بڑھتا جائیگا۔

یہ جملہ الاؤنس وہ امتحان پاس کرنے کے بعد شروع ہونگے۔ جو ایسے الاؤنس کے لئے مقرر ہے۔ ان امتحانوں کے پاس کرنے کے لئے امیدواروں کو سرکاری خرچ پر تعلیم دلائی جائے گی۔

خاکسار محمد بخش میر از گوجرانوالہ

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں!

پیرس ۱۷ اکتوبر۔ فرانس نے مراکو سے ٹیونس فوجیں بھیجنی شروع کر دی ہیں پیادہ فوج کی ایک رجمنٹ اور توپ خانہ سوسے پہنچ گیا ہے۔

عدیس آبابا ۱۷ اکتوبر۔ ابی سینیا کے اندرونی علاقہ میں فوجوں کے اجتماع کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فوجوں کا کوچ شروع ہونے والا ہے۔ روانگی سے پہلے شاہ حبش پچاس ہزار مسلح سپاہیوں کا معائنہ کریں گے اور خاص طور پر امپیریل گارد کے چار ہزار سپاہیوں کو جو ڈیسی اور ماکیل جا رہے ہیں الوداع کہیں گے۔ اگرچہ ہرار میں کمک بھیجی جا رہی ہے۔ شہنشاہ نے اوگاڈن میں عام حملوں کا حکم نہیں دیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اطالوی فوجیں آگے بڑھتی جائیں۔ تاکہ ان پر اچانک حملے کئے جا سکیں۔ اوگاڈن میں نومبر کے مہینے میں بخار کی جو وبا پھیلتی ہے۔ وہ ابی سینیا والوں کے لئے بھاری مددگار ثابت ہوگی بخار کی وجہ سے دس ہزار اطالوی سپاہی اوگاڈن سے ایرٹریا بھیج دئے گئے ہیں۔

ٹریپولی ۱۶ اکتوبر۔ ٹریپولی کے اطالوی ہائی کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ لوگ گورنمنٹ کے خلاف خفیہ سرگرمیوں میں کسی قسم کا حصہ نہ لیں۔ اور نہ ہی سنوسیوں کے ساتھ کسی قسم کی خط و کتابت کریں۔ اگر کسی کے خلاف شبہ ہو گیا کہ وہ اس قسم کے جرم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ تو اسے بغیر سماعت مقدمہ پھانسی دیدیا جائے گا۔ اطالوی ہائی کمشنر کے حکم کے ماتحت مسجدوں کو زبردستی بند کر دیا گیا ہے۔ تاکہ مسلمان وہاں جمع نہ ہو سکیں سنوسی افواج نے اٹلی کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کر دی ہے۔ اور دو چوکیوں پر حملہ کر کے ۲۶۰ اطالوی سپاہیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ دو توپوں اور بہت سے بارود پر قبضہ کرنے کے بعد مصر میں اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف چلے گئے ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ یہ سوال کہ آیا برطانیہ بحر اوقیانوس میں اپنی بڑھتی ہوئی بحری طاقت کو اس شرط پر کم کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ اٹلی لیبیا میں اپنی فوجی طاقت کو گھٹا دے۔ برطانوی کابینہ نے اس بناء پر مسترد کر دیا۔ کہ بحر اوقیانوس میں احتیاط کی ابھی ضرورت ہے۔

واشنگٹن ۱۷ اکتوبر۔ امریکہ کے سیکرٹری تجارت نے کہا۔ کہ لیگ کی اٹلی کو بعض خام اشیاء کی درآمد پر پابندیاں بے اثر ہوں گی۔ جب تک صوبجات متحدہ امریکہ اس میں شریک نہیں ہو جاتا۔ ابھی تک جمہوریت امریکہ نے اس معاملہ پر پوری طرح غور و خوض نہیں کیا۔ اس لئے وہ اپنی روش کے متعلق کسی قسم کا اظہار نہیں کر سکتی ڈٹرائٹ (شمالی امریکہ) ۱۷ اکتوبر۔ فورڈ موٹر کار کمپنی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اطالوی مشرقی افریقہ میں فورڈ لاریوں کی درآمد جنگ کے آغاز سے بند ہے۔

جالندھر ۱۷ اکتوبر۔ جالندھر ڈویژن سے اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں رائے زادہ ہنس راج (کانگرسی امیدوار) لالہ رام پرشاد (نیشنلسٹ) کے مقابلہ میں ۸۸۸ ووٹوں کی اکثریت سے منتخب ہو گئے۔ رائے زادہ ہنس راج کو ۲۱۴۰ ووٹ ملے اور لالہ رام پرشاد کو ۱۲۵۲۔

لدھیانہ ۱۷ اکتوبر۔ گذشتہ شب مالیر کوٹلہ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے اشخاص زخمی ہوئے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات تنازعہ کتھا کے سلسلہ میں دیر سے کشیدہ تھے۔

کوہاٹ ۱۷ اکتوبر۔ کوہاٹ میں تحریک مسجد شہید گنج کے بانی سید میر عالم شاہ بنوری کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

شیخوپورہ ۱۷ اکتوبر۔ اپر گوگیرا نہر سے ملحقہ موضع گرگل نے پانی جمع ہونے سے ایک جزیرہ کی شکل اختیار کر لی ہے بمتعدد مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ اور ملیریا پھوٹ پڑا ہے۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ آج مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے بکنگھم کے مقام پر ایک نئے کارخانے کا افتتاح کیا۔ جس میں تجارت کی غرض سے کوئلہ سے پٹرول تیار کیا جائیگا

منڈی ۱۷ اکتوبر۔ سردار لکھمن سنگھ آنریری مجسٹریٹ لاہور چھاؤنی نے آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کے اعزاز میں ۱۵ اکتوبر کو منڈی میں سر ممدوح کے وادی کلو میں تشریف لانے پر دعوت چائے دی۔ ریاست منڈی کے اعلیٰ حکام دعوت میں شریک ہوئے۔

روما ۱۷ اکتوبر۔ جرمنی کے اخبارات کے فوجی نامہ نگاروں نے لکھا ہے۔ کہ اٹلی نے اب یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ اس نے حبشہ کی طاقت کا غلط اندازہ لگایا تھا حبشہ کو فتح کرنا اتنا آسان نہیں جتنا وہ سمجھتے تھے۔

عدیس آبابا ۱۷ اکتوبر۔ سمالی لینڈ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بارش نے اطالوی فوجوں کی پیش قدمی کو روک دیا ہے آج نیپلز سے ۴۲ افسر اور ۵۲۹ سپاہی افریقہ کو روانہ ہوئے۔ ۱۰۰۰ سپاہی عنقریب ابی سینیا روانہ ہو جائیں گے۔

پیرس ۱۷ اکتوبر۔ ایک فوجی ماہر نے جو اٹلی اور ابی سینیا دونوں ملکوں میں رہ چکا ہے جنگ کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ میں ابی سینیا کو فتح ہوگی ہوائی جہازوں سے بمباری کا ابی سینیا پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اٹلی کو ابی سینیا فتح کرنے کے لئے پانچ سال تک جنگ جاری رکھنی ہوگی۔ اگر اٹلی کو ایک لڑائی میں بھی شکست ہو گئی تو مولینی کی حکومت کا خاتمہ ہو جائیگا اور اگر مولینی کو فتح ہو گئی۔ تو دیگر یورپین اقوام کی نو آبادیاں خطرے میں پڑ جائینگی کیونکہ اٹلی کی نظر مصر اور سوڈان پر بھی لگی ہوئی ہے۔

بمبئی ۱۷ اکتوبر۔ سکرٹری آل انڈیا ہریجن لیگ نے ڈاکٹر امبیدکر کے اعلان ناسک پر اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا میں ڈاکٹر صاحب کے عندیہ پر حیران نہیں ہوں۔ کیونکہ وہ اس قسم کے خیالات کا پہلے بھی اظہار کرتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے متعدد دفعہ مذہب اسلام کی اپنے لیکچروں میں تعریف کی ہے۔

الہ آباد ۱۷ اکتوبر۔ سر سکھدیو پرشاد سابق وزیر اعظم ریاست اودے پور ۷۴ سال کی عمر میں فوت ہو گئے ہیں۔

پونا ۱۷ اکتوبر۔ آج بمبئی لیجسلیٹو کونسل میں سپیشل ایمرجنسی پاورز بل ۷۹ ووٹوں سے ۴۰ کے مقابلہ میں پاس ہو گیا۔ ۳۳ ممبر بطور پروٹسٹ واک آؤٹ کر گئے۔

رنگون ۱۷ اکتوبر۔ برما میں دریائے سونگ ڈون میں طغیانی آجانے کی وجہ سے ۱۱۸ اشخاص غرق ہو گئے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ ساؤتھ فیلڈ کی کوئلہ کی کان میں ۲ ہزار مزدور بطور پروٹسٹ کان سے باہر نہ نکلنے کے فیصلہ پر مصر ہیں۔ کان کے باہر ۴ ہزار مزدور ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔

البانیہ ۱۷ اکتوبر۔ بادشاہ زوگو ملک کی مستورات کو آزادی کا ایک چارٹر پیش کرینگے۔ جس میں پردہ کے متعلق مکمل آزادی دی گئی ہے۔ خاص سکولوں میں انہیں جانے کی کھلی اجازت ہے۔ گورنمنٹ ملازمتوں میں وہ ملازم ہو سکتی ہیں۔ اور اپنی مرضی کے مطابق خاوند کا انتخاب کر سکتی ہیں۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ آسٹریا کے وائس چانسلر نے اعلان کیا ہے۔ کہ آسٹریا جبری بھرتی کے پروگرام پر عمل کرنے والا ہے۔ کیونکہ اس وقت جنگجو ملک ہی زندہ رہ سکتے ہیں

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ مصر کے ولی عہد

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی